مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
28 اگست، 2026ء (بمطابق: 14 ربیع الاول، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام (پارہ: 30، سورۂ اَلَم نَشرَح: 01)

معجزۂ شقِّ صَدر اور شانِ مصطفٰے

(معجزۂ شقِّ صَدر ظاہری کی کیفیات اور شانِ مصطفٰے)

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. شَرحِ صَدر کے معانی کا بیان صفحہ:
✿.. دِلِ پاک کی 2 آنکھیں صفحہ:
✿.. لاکھوں سال بعد کی آوازیں سُن لیں صفحہ:
✿.. درخت نے سلامی پیش کی صفحہ:

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ ہند
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی انڈیا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کا فرمان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے، میں قیامت کے دِن اُس سے مُصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم دن بھر میں صرف 50 مرتبہ حُضُور صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھ لیا کریں تو حدیث پاک کے مُطَابِق کل قِیامت کے دن ہم گُناہ گاروں کو بھی مَحْبُوبِ خدا صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم سے مُصافَحہ کا شَرَف ضَرور نصیب ہو گا اور جس خُوش نصیب کے جسم سے مَحبوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے دَستِ اقدس مَس ہو گئے، اس کی خُوش بَختی کے کیا کہنے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! وہ جہنّم کی آگ سے مَحْفُوظ رہے گا۔

تاجدارِ انبیا پر ہوں دُرود ‏ رَحمتِ رَبِّ العُلیٰ پر ہوں دُرود
عاصیوں کے اُس سہارے پر سلام ‏ ہادی و نُورِ ھُدیٰ پر ہوں دُرود
اُس مِرے مَحبوب پر لاکھوں سلام ‏ اُس مِرے مُشکل کُشا پر ہوں دُرود

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 …اَلْقُرْبَةُ اِلٰی رَبِّ الْعٰلَمِين لابن بشکوال، صفحہ: 164، حدیث: 84۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَۙ(۱) (پارہ:30، سورۂ اَلَم نَشْرَح:1)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرْجَمَۂ کَنْزُالْعِرْفَان: کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! پچھلے جمعۃُ المبارک کو ہم نے سُورۂ اَلَمْ نَشْرَح کی پہلی آیتِ کریمہ کی روشنی میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی بلند و بالا شانیں سننے کی سعادت حاصِل کی تھی، آج اسی آیتِ کریمہ کی روشنی میں مزید شانیں بیان ہوں گی، تَوَجُّہ کے ساتھ سماعت کیجیے! اور پیارے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی نِرالی شانیں سُن کر دِل میں عشقِ رسول بڑھانے کی سعادت پائیے!

شَرْحِ صَدْر کے معانی کا بیان

اللہ پاک نے اِرْشاد فرمایا:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَۙ(۱) (پارہ:30، سورۂ اَلَم نَشْرَح:1)	تَرْجَمَۂ کَنْزُالْعِرْفَان: کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟

سادَہ لفظوں میں یُوں کہیے کہ اللہ پاک نے فرمایا: اے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم! آپ کو شَرْحِ صَدْر کی نعمت عطا کی گئی ہے۔ یعنی آپ کا سینہ مقدّس کُشَادَہ کر دیا ہے۔

سُوال یہ ہے کہ یہاں شَرْحِ صَدْر سے مُراد کیا ہے؟ **عُلَمَائے کرام فرماتے ہیں:** شَرْحِ صَدْر کی 2 صُورتیں ہیں:

(1): شَرحِ صَدر ظاہِری **(2):** شَرحِ صَدر باطنی[1]

شَرحِ صَدر ظاہِری کا بیان

شَرحِ صَدر ظاہِری کو معجزۂ شَقِّ صَدر بھی کہا جاتا ہے۔ علاّمہ عبدالعزیز محدِّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کُل 4 مرتبہ آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کا سینہ مقدّس کھول کر اس میں نُور و حکمت کا خزانہ بھرا گیا؛ **(1):** پہلی مرتبہ جب آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم حضرت حلیمہ رَضِیَ اللہُ عنہا کے گھر تھے، اس کی حکمت یہ تھی کہ حضور صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم ان وسوسوں اور خیالات سے مَحْفُوظ رہیں جن میں بچے مُبْتَلا ہو کر کھیل کُود اور شرارتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں **(2):** دوسری بار 10 برس کی عمر میں ہوا تاکہ جوانی کے خطرات سے آپ بے خوف ہو جائیں **(3):** تیسری بار غارِ حرا میں شقِّ صَدر ہوا اور آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے قلب میں نُور سکینہ بھر دیا گیا تاکہ آپ وحی الٰہی کے عظیم اور گراں بار بوجھ کو برداشت کر سکیں **(4):** چوتھی مرتبہ شب معراج میں آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کا مبارک سینہ چاک کر کے نُور و حکمت کے خزانوں سے مَعْمُور کیا گیا، تاکہ آپ کے قلب مبارک میں اتنی وسعت اور صلاحیت پیدا ہو جائے کہ آپ دیدارِ الٰہی کی تجلیوں، اور کلام ربانی کی ہیبتوں اور عظمتوں کو برداشت کر پائیں۔[2]

شرحِ صَدر ظاہِری کی کیفیت

روایات میں ہے: بچپن شریف میں جب سیدہ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عنہا کو خِدمتِ

1...انوار جمالِ مصطفےٰ، صفحہ:24 ماخوذاً۔

2...تفسیر عزیزی (مترجم)، پارہ:30، سورۂ اَلَم نَشرَح، زیرِ آیت:1، جلد:4، صفحہ:439و443 خلاصۃً۔

مَحْبُوب کی سعادت حاصِل تھی، ایک دِن آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بچوں کے ساتھ باہَر تشریف لائے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت جبرائیل امین علیہ السَّلام حاضِر ہوئے، ایک اور فرشتہ بھی ساتھ تھا، انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو لِٹایا، سینۂ پاک کو چاک کیا یعنی کھولا، دِلِ پاک کو مقدَّس سینۂ اَنْور سے باہَر نکالا، اسے ایک سونے کے بڑے تھال میں رکھ کر آبِ زَمْ زَمْ شریف سے غسل دیا، پھر دِلِ مقدَّس کو کھولا، اس کے اندر سے جمے ہوئے خُون جیسا ایک لوتھڑا نکالا اور پھینک دیا، پھر اس کی جگہ چاندی رنگ کی کوئی چیز رکھی جس کے مُتَعَلِّق کہا گیا: یہ نَرْمی اور رحمت ہے۔ پھر دِلِ مقدَّس پر مہرِ خَتْمِ نبوت لگائی گئی، سینۂ پاک کے اندر رَکھ کر سینۂ مقدَّس کو دوبارہ بند کر دیا گیا۔(1) حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ پاک پر **سُوئی سے سِلائی** لگنے کا باریک نشان دیکھا ہے۔(2)

پیارے اسلامی بھائیو! تقریباً اسی انداز سے 4 مرتبہ شقِ صَدْر کا واقعہ ہوا۔ یہ روایات کا خُلاصہ میں نے آپ کے سامنے رکھا، اب آیئے! ان روایت کی روشنی میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شانیں سُنتے ہیں:

(1): تُو زِندہ ہے وَاللہ!

پہلے نمبر پر غور کیجیے! اگر ہمارے سینے میں سے ہمارا دِل نکال لیا جائے، کیا ہم زِندہ رہ سکیں گے؟ نہیں رہ سکتے۔ دِل نکالنا تو بڑی بات ہے، سینے کے اندر ہی موجُود رہتے ہوئے

1... مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول، جلد:2، صفحہ:21 خلاصۃً۔
2... مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم...الخ، صفحہ:80، حدیث:162۔

ہمارا دِل اگر چند منٹ کے لیے ہی بند ہو جائے تو آدمی زِندہ نہیں رہ سکے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رُوح جو ہے، ہمارے دِل کے اندر ہوتی ہے، یہ بات ذِہن میں رکھیے گا؛ ہماری رُوح کا ٹھکانا ہمارا دِل ہے۔[1] اس لیے جب دِل نکال لیا جائے تو گویا رُوح بھی نکل گئی، رُوح نکلی تو آدمی ختم ہو جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ آپریشن کے دوران ڈاکٹر حضرات دِل نکال لیتے ہیں اس کے باجود کچھ دیر کے لیے انسان زندہ رہتا ہے...! کیوں..؟ اس دل کو چلانے کے لیے مشینری کام کرتی ہے، مصنوعی طریقے سے خون پمپ ہو رہا ہوتا ہے، آکسیجن لگی ہوتی ہے، بندہ بے ہوش ہوتا ہے۔

مگر قربان جایئے! یہاں ایسا کچھ بھی نہیں تھا، یہ مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم ہیں، کوئی بیہوشی کا انجکشن (*Injection*) نہیں لگایا گیا، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم پُورے ہوش و حوّاس میں ہیں، حضرت جبرائیل امین علیہِ السَّلام کیا کیا کر رہے ہیں، سب دیکھ بھی رہے ہیں، ان کی باتیں سُن بھی رہے ہیں، غرض: پُورے ہوش و حواس میں رکھتے ہوئے آپ کا سینۂ پاک کھولا گیا، دِلِ پاک نکال لیا گیا، سونے کے تھال میں رکھ دیا گیا، اسے غسل دیا جارہا ہے، دِلِ پاک کو کھول کر، اس کے اندر سے خُون کا لوتھڑا نکالا جارہا ہے، اس سب کے باوُجُود آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم زِندہ بھی ہیں، پُورے ہوش و حواس میں بھی ہیں، وفات طارِی ہونا تو دُور کی بات، بیہوشی بھی طارِی نہیں ہوتی ہے۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی رُوحِ پاک جِسْمِ مقدّس سے جُدا ہو

---

1 ...احیاء علوم الدین، کتاب شرح عجائب القلب، جلد: 3، صفحہ: 4۔

بھی جائے، دِلِ انور سینۂ مقدّس کے اندر نہ بھی دھڑک رہا ہو، پھر بھی آپ زندہ رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ جیسے شقِ صَدْر کے باوُجُود آپ حقیقی، دُنیوی، جسمانی زِندگی کے ساتھ زِندہ تھے، یونہی آج بھی مزارِ پاک میں حقیقی، دُنیوی، جسمانی زِندگی کے ساتھ زِندہ و جاوَید ہیں۔

تُو زِندہ ہے واللہ! تُو زِندہ ہے واللہ!
مِرے چشمِ عالم سے چُھپ جانے والے [1]

دِلِ پاک کی 2 آنکھیں

روایت ہے: حضرت جبرائیل امین علیہ السّلام نے جب سینۂ پاک کھولا، دِلِ مُنَوَّر باہَر نکالا تو اس مقدَّس دِل کو دیکھ کر کہنے لگے:

قَلْبٌ سَدِيْدٌ فِيْهِ عَيْنَانِ تَبْصُرَانِ وَ اُذُنَانِ تَسْمَعَانِ

ترجمہ: دِل پاک ہر کجی (ٹیڑھ پَن) سے پاک ہے، اس میں 2 آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں، 2 کان ہیں جو سُنتے ہیں۔ [2]

اللہ! اللہ...!! کیسا مقدَّس مبارَک، انوکھا، نِرالا دِل ہے....!! اسی لیے تو اعلیٰ حضرت نے کہا ہے:

دِل سمجھ سے وَراء مگر یوں کہوں | غنچۂ رازِ وَحدَت پہ لاکھوں سلام [3]

1...حدائقِ بخشش، صفحہ: 158۔
2...فتح الباری، کتاب التوحید، باب فی قولہ تعالیٰ وکلم اللہ...الخ، جلد: 13، تحت الحدیث: 7515، صفحہ: 597۔
3...حدائقِ بخشش، صفحہ: 204۔

کمال دیکھیے! اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے ایک ایک عضوِ پاک پر سلام بھیجا، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے اَبرو مبارک، آنکھیں مبارَک، زُلفِ مقدَّس، گوری گوری چمکدار رنگت مبارک، ہر عُضوِ پاک پر سلام بھیجتے بھیجتے جب دِل مبارَک تک پہنچے تو کہا:

دِل سمجھ سے وَراء

یہ وہ دِل ہے، جس کے راز اور حقیقت کو ہم سمجھ ہی نہیں سکتے، ہاں! صِرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ دِل ہے جس میں تَوحِید کے راز چھپے ہوئے ہیں۔

آپ سے کچھ چھپا نہیں

پیارے اسلامی بھائیو! آج جب ہم کہتے ہیں:

واللہ وہ سُن لیں گے، فریاد کو پہنچیں گے
ایسا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دِل سے[1]

اس پر شیطان دِماغ کو مادَّہ پرستی میں اُلجھانے کی کوشش کرتا ہے: ❁ میں اتنی دُور بیٹھا ہوں، اتنی دُور سے وہ دیکھیں گے کیسے؟ سنیں گے کیسے؟ ❁ چلو مان لو سُن بھی لیا، میری بولی اور ہے، اُن کی زبان اور ہے، وہ میری بولی کو کیسے سمجھیں گے؟ ❁ چلو سمجھ بھی لیں گے پھر بھی آدمی کو ہزار کام ہوتے ہیں، مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم اگر مزارِ پاک میں جسمانی زندگی کے ساتھ زِندہ ہیں تو آرام بھی تو فرماتے ہوں گے، کیسے پتا چلے کہ اب آرام فرما رہے ہیں، آپ میری جانِب متوجہ ہیں؟ ❁ پھر ایک ہی وقت میں دُنیا بھر میں لاکھوں

1...حدائقِ بخشش، صفحہ:143۔

نہیں کروڑوں افراد پُکاریں گے، آپ خُود سوچئے! کروڑوں ایک ہی وقت میں بَول رہے ہوں تو کچھ سمجھ نہیں آتا، صِرْف شور ہی شور ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ سُن بھی لیں، میری بولی سمجھ بھی لیں، پِھر بھی اتنی ساری آوازوں میں سے میری آواز کو الگ کرنا کیسے ممکن ہے...؟ وغیرہ وغیرہ، ایسے کئی سارے سُوالات اُٹھائے جاتے ہیں۔

اِن سب سُوالوں کا ایک ہی جواب ہے: تمام عالَمِ انسانیّت میں دیکھنے کے لیے صِرْف 2 ہی آنکھیں ہیں، سننے کے لیے صِرْف 2 ہی کان ہیں، جب آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کو عام عادَت سے ہٹ کر دِلِ پاک میں 2 آنکھیں اور 2 کان دیئے گئے ہیں تو ثابِت ہوتا ہے کہ اُن کا سننا، ہمارے سننے جیسا نہیں، ان کا دیکھنا ہمارے دیکھنے جیسا نہیں ہے، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کو جب اللہ پاک نے تمام جہانوں کا نبی بنا کر بھیجا ہے تو لازمی ہے کہ آپ کو تمام جہانوں کو دیکھنے، تمام جہانوں کی سننے کی بھی صلاحیت دی جائے، لہٰذا اللہ پاک نے اس ظاہِری دُنیا کو دیکھنے اور سننے کے لیے ظاہِری آنکھیں اور کان عطا فرمائے اور عالَمِ عَلْوِی (یعنی آسمانوں کی جانِب والے جہانوں) کو دیکھنے اور سننے کے لیے دِل میں آنکھیں اور کان عطا فرمائے ہیں۔

اسی لیے فرمایا:

اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاِنِّیْ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ

ترجمہ: اے میرے صحابہ! میں وہ دیکھ سکتا ہوں، جو تم نہیں دیکھ سکتے، میں وہ سن سکتا ہوں، جو تم نہیں سن سکتے۔

اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ

ترجمہ: بے شک آسمان چَرچَرایا اور اس کا حق ہے کہ وہ چَرچَرائے

مَا فِيهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ

ترجمہ: آسمان پر 4 اُنگلیوں کے برابر بھی جگہ ایسی نہیں ہے، جہاں کوئی فرشتہ پیشانی رکھے رَبِّ کریم کے حُضُور سجدہ نہ کر رہا ہو۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اَوَّل تو نگاہِ مصطفےٰ کا کمال دیکھیے! زمین تو زمین رہی، آسمان زمین سے کئی گُنا بڑا ہے اور سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم زمین پر رہ کر آسمان کا مُشَاہَدہ فرما رہے ہیں اور دیکھیے! کتنا گہرا مُشَاہَدہ ہے؛ ایک تو ہوتا ہے کہ آدمی جب کسی چیز کو دُور سے دیکھتا ہے تو اسے وہ چیز سَرسَری سی نظر آتی ہے، پتا چلتا ہے کہ ہاں! اس طرح کی کوئی چیز وہاں موجود ہے۔ آپ دیکھیے! زمین پر تشریف رکھتے ہیں، آسمان جو سینکڑوں نُوری سال کے فاصلے پر ہے، اسے دیکھ بھی رہے ہیں، پھر دیکھ اس تفصیل سے رہے ہیں کہ چپے چپے پر نظر ہے، فرمایا: آسمان پر 4 انگلیوں کے برابر بھی جگہ خالی نہیں ہے۔ پتا چلا؛ آسمان کا چپّا چپّا نگاہِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گھیرے میں ہے۔

سرِ عرش پر ہے تری گزر، دِلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں[2]

پھر سماعتِ مصطفےٰ کا بھی کمال دیکھیے! آسمان یہاں سے سینکڑوں نُوری سال کی دوری پر ہے، ہم جیسے عام انسانوں کو تو دوسرے کمرے میں بیٹھے لوگوں کی آواز سُنائی نہیں دیتی اور سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک کان ایسے ہیں کہ زمین پر بیٹھ کر

1…ترمذی، کتاب الزہد، باب فی قول النبی: لو تعلمون ما اعلم، صفحہ: 554، حدیث: 2312۔
2…حدائقِ بخشش، صفحہ: 109۔

آسمان کے چَرچَرانے کی بھی آواز سُن لیتے ہیں۔

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان | کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام[1]

وضاحت: پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک کانوں کا یہ معجزہ ہے کہ دُور و نزدیک سے برابر سنتے ہیں، ایسے مبارک کان جو عِزّت و عظمت کے موتیوں کا سرچشمہ ہیں، ان مبارک کانوں پر لاکھوں سلام ہوں۔

لاکھوں سال بعد کی آوازیں سُن لیں

بخاری شریف کی روایت ہے: ایک روز سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کے وقت اپنے مُؤَذِّن حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کو فرمایا: اے بلال! مسلمان ہونے کے بعد جو تم نیک اَعْمَال کرتے ہو، اُن میں کونسا خاص عَمَل تم کرتے ہو؟ بے شک مَیں نے جنّت میں اپنے آگے آگے (غلامانہ شان کے ساتھ) تمہارے قدموں کی آواز سُنی ہے۔ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! اور تو ایسا کوئی خاص عَمَل نہیں ہے، البتہ یہ ہے کہ دِن یارات میں جب بھی وُضُو ٹُوٹتا ہے تو مَیں فوراً وُضُو کرکے (وقتِ مکروہ نہ ہو تو) تَحِیّۃُ الْوُضُو کے نوافِل پڑھ لیتا ہوں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اس حدیثِ پاک سے ایک تو تَحِیّۃُ الْوُضُو کی فضیلت مَعْلُوْم ہوئی کہ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ پابندی سے تَحِیّۃُ الْوُضُو کے نوافِل ادا کیا کرتے تھے، اس کی برکت سے اللہ پاک نے آپ کو ایسا مقام عطا فرمایا کہ آپ روزِ قیامت

1...حدائقِ بخشش، صفحہ:300۔
2...بخاری، کتاب تہجد، باب فضل الطہور باللیل والنہار، صفحہ:332، حدیث:1149۔

خادِمانہ شان سے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے آگے آگے جنّت میں داخِل ہوں گے۔

دُوسرا اِس حدیثِ پاک سے سماعتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شان کا بھی اندازہ لگایئے! مَشْہور مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی وضاحت میں فرماتے ہیں: خیال رہے! معراج کی رات نہ تو حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ حضور کے ساتھ جنّت میں گئے، نہ آپ کو معراج ہوئی بلکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اس رات وہ واقعہ مُلاحظہ فرمایا جو قیامت کے بعد ہو گا کہ تمام مخلوق سے پہلے حضور صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جنّت میں اس طرح داخِل ہوں گے کہ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ خادمانہ حیثیت سے آگے آگے ہوں گے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا؛ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک آنکھوں اور کانوں کو یہ شان عطا کی گئی ہے کہ آپ لاکھوں سال بعد ہونے والے واقعات کو دیکھ بھی لیتے ہیں اور ان کی آوازیں بھی سُن لیتے ہیں، یہ واقعہ معراج کی رات سے کئی لاکھ سال بعد ہو گا مگر قربان ان کانوں کے کہ اُس وقت کے واقعہ کی آواز آج (یعنی معراج کی رات) ہی سُن رہے ہیں۔[1]

اے کرم کی کان، اے گوشِ حُضُور | سُن لے فریادِ غریباں اَلْغِیَاث[2]

وضاحت: اے سرچشمۂ کرم، اے حُضُور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے کان مبارک! ہم غریبوں کی فریاد سُن لیں، ہماری مدد فرمائیں۔

1...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:302بتغیر قلیل۔
2...ذوقِ نعت، صفحہ:106۔

بے مثال نیند مبارَک

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے دِلِ پاک میں بھی 2 آنکھیں اور 2 کان ہیں۔ اور حدیثِ پاک میں ہے، فرمایا:

اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ، وَلَا یَنَامُ قَلْبِی

ترجمہ: بیشک میری آنکھیں سوتی ہیں، دِل نہیں سوتا۔[1]

اللہُ اکبر! چُونکہ آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کو تمام جہانوں کا نبی، تمام جہانوں کا فریاد رَس (یعنی فریادیں سننے والا) بنایا گیا ہے، لہٰذا اَللہ پاک نے یہ دونوں شانیں عطا فرمائیں: (1): حالتِ نیند میں بھی آپ کی فقط آنکھیں سوتی ہیں، دِل نہیں سوتا (2): دِلِ پاک میں بھی 2 آنکھیں، 2 کان عطا کیے گئے۔ تاکہ جب آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم آرام فرما ہوں، اس وقت کوئی دُکھیارا فریاد کرے تو اس کی بھی فریاد سماعت فرمائیں اور بگڑیاں بنا دیا کریں۔

درخت نے سلامی پیش کی

صحابیٔ رسول حضرت یعلیٰ بن مُرّہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم سفر پر تھے، چلتے چلتے ایک مقام پر پہنچ کر ہم نے قیام کیا یعنی ٹھہر گئے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم آرام کے لیے لیٹ گئے اور مقدّس آنکھیں بند فرما لیں (یعنی سو گئے)۔

اب یہاں کمال دیکھیے! حُضُور اکرم صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم آرام فرما ہیں، حضرت یعلیٰ بن مُرّہ رَضِیَ اللہُ عنہ خِدمت کے لیے جاگ رہے ہیں، فرماتے ہیں: میں نے دیکھا: دُور ایک

---

1 ... بخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبی صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم ... الخ، صفحہ: 332، حدیث: 1147۔

درخت تھا، اس نے اپنی جڑوں کو ہِلایا، اُکھاڑا اَور زمین کو چِیرتا ہوا محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی خِدْمت میں حاضِر ہوا، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے اُوپَر جھکا، اپنی ٹَہنیوں سے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کو ڈھانپ لیا، کچھ دَیْر یونہی رُک کر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔

یہ کہاں نصیب میرے کہ تُو آپ چل کے آتا
کوئی جذبۂ محبّت میرے کام آ گیا ہے
میرے دِل کی دھڑکنوں میں تیرا نام آ گیا ہے
کر لو قبول آقا یہ غُلام آ گیا ہے

جب محبوبِ ذیشان صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے آنکھ مبارک کھولی تو میں نے سارا ماجرا حُضُور کی خِدْمت میں عرض کیا، فرمایا:

هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِي اَنْ تُسَلِّمَ عَلَى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذِنَ لَهَا

ترجمہ: اس درخت نے اللہ پاک سے درخواست کی کہ مولیٰ! (قسمت سے محبوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم تشریف لے آئے ہیں) آج سلامی پیش کرنے کی اجازت عطا فرما، اللہ پاک نے اسے اجازت بخشی (چنانچہ وہ میرے حُضُور سلام پیش کرنے کے لیے حاضِر ہوا تھا)۔[1]

چاند شق ہو، پیڑ بولیں، جانور سجدے کریں | بارَكَ اللہ! مرجعِ عالَم یہی سرکار ہے[2]

1…مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث یعلی بن مرۃ، جلد:7، حدیث:18031۔
2…حدائقِ بخشش، صفحہ:176۔

ایک مقام پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے کہا:

اپنے مولیٰ کی ہے بَس شان عظیم ، جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سَنگ کرتے ہیں اَدَب سے تسلیم، پیڑ سجدے میں گِرا کرتے ہیں[1]

واہ...!! کیسی پیاری نیند مبارک ہے

پیارے اسلامی بھائیو! تَصَوُّر باندھیے! ایک شخص سویا ہوا ہے، دُوسرا جاگتے ہوئے، قریب ہی بیٹھا ہوا ہے، اب کوئی واقعہ ہو جائے، کوئی آیا، کوئی گیا، ہوا چلی، بادَل آئے، بارش برسی، کچھ بھی ہوا، سوتے ہوئے کو پتا چلے گا؟ نہیں۔ جاگتے ہوئے کو پتا چل جائے گا۔ جب وہ سوتا ہوا، جاگے گا تو یہ جو جاگ رہا تھا، یہ بتائے گا: کہ بھائی! جب تم سو رہے تھے، تب یہ ہوا تھا، فلاں آیا تھا، فُلاں گیا تھا، بہت تیز ہوا چلی تھی، بارِش برسی تھی وغیرہ۔ لیکن یہاں کمال دیکھیے! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم آرام فرما ہیں، حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ جاگ رہے تھے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حضرت یَعْلیٰ بتاتے کہ یارسولَ اللہ! فُلاں پیڑ حاضِر ہوا تھا، اس نے سلامی پیش کی تھی مگر عجیب معاملہ ہے۔ حضرت یَعْلیٰ جاگ رہے تھے، حُضُور آرام فرما تھے مگر اس دوران کیا ہوا؟ کیوں ہوا؟ کیسے ہوا؟ پیڑ آیا، کیوں آیا؟ اس نے کیا کِیَا؟ یہ تفصیلات حضرت یعلیٰ نہیں جانتے تھے، حُضُور جانتے تھے۔ سُبْحٰنَ اللہ! آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا اندازہ لگائیے! اَاللہ پاک نے اپنے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم کو کس شان کا علم و نظر عطا فرمایا کہ آپ حالتِ نیند میں بھی یہ جانتے ہیں کہ پیڑ نے اللہ پاک کے حُضُور کیا عرض کیا، اللہ پاک نے اسے کیا جواب اِرْشاد فرمایا۔

1...حدائقِ بخشش، صفحہ:112۔

زمیں والے کیا جانیں رُتبہ تمہارا
ہے اُونچا فلک سے پھریرا تمہارا
پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا
ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمہارا (1)

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بھی غور کیجیے! دَرخت جو عام طور پر بولتے ہی نہیں ہیں، جن کا نہ مُنہ ہے، نہ زبان لیکن مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم درختوں کی بھی زبان سمجھ لیتے ہیں، بھلا؛ عربی، اُردو، فارسی، ہندی، سندھی، پشتو، بلوچی، انگریزی، چائینی وغیرہ سمجھنا بولنا، ان کے لیے کیا دُشوار ہو گا...؟

وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی، وہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی
آؤ! بازارِ مصطفےٰ کو چلیں، کھوٹے سکّے وہیں پہ چلتے ہیں

نُور والے کا نُورانی پیکر

پیارے اسلامی بھائیو! میں نے پہلے مسلم شریف کے حوالے سے ایک روایت عرض کی، حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ معجزۂ شقِّ صَدر (یعنی سینہ پاک چاک کیے جانے کا معجزہ) ذِکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

كُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهٖ

ترجمہ: میں نے سینۂ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم پر سُوئی سے سِلائی ہونے کا نشان کئی مرتبہ

1...قبالۂ بخشش، صفحہ:27۔

دیکھا ہے۔[1]

اس سے پتا چلتا ہے کہ شقِّ صَدر کا معجزہ خواب میں نہیں تھا، رُوحانی طور پر نہیں تھا بلکہ ظاہِری طور پر، اسی مادّی دُنیا کے اندر پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہِری سینۂ پاک کو چیرا گیا اور دِل پاک کو غسل دے دیا گیا۔

سُوال یہ ہے کہ اگر سینۂ پاک کو چِیرا گیا تھا، بلکہ بعض روایات میں تو چُھری کا بھی ذِکر ہے [2] کہ حضرت جبرائیل علیہِ السَّلام نے سینۂ پاک کو چُھری کے ساتھ چِیرا، ہمارا جو یہ دُنیاوِی، حِسّی جِسْم ہے، اس پر ہلکا سا بھی کٹ لگے تو خُون بہتا ہے، جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا سینۂ پاک چِیرا گیا تو خُون تَو بہنا چاہیے تھا نا؛ لیکن **حدیثِ پاک میں ہے:**

فَفَلَقَهٗ فِيْمَا اَرٰی بِلَا دَمٍ وَّ لَا وَجْعٍ

ترجمہ: یعنی فرشتے نے میرا سینہ چیرا، میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا، نہ تَو خُون بہا، نہ مجھے دَرْد محسوس ہوا۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! دُنیا کا کوئی انسان ہو، چاہے جتنا مرضی مضبوط، طاقتور ہو، اس کے جسم پر ہلکا سا بھی چیرا دیں گے تو خُون لازِمی نکلے گا مگر یہ نِرالے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہیں، سینۂ پاک کو چِیر دیا گیا، دِلِ پاک نکال لیا گیا مگر خُون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہتا۔

آخِر راز کیا ہے؟ **عُلَمائے کرام فرماتے ہیں:** اَصْل میں رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نُور ہیں، اللہ پاک نے آپ کو نُور سے پیدا فرمایا ہے اور اسی نُور مبارَک

1... مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم...الخ، صفحہ:80، حدیث:162۔
2... سبل الہدی، الباب الرابع عشر، ذکر احادیث فیہا شق صدرہ...الخ، جلد:2، صفحہ:67۔
3... جمع الجوامع، جلد:3، صفحہ:207، حدیث:8327۔

کو بشریت کا لباس پہنا کر دُنیا میں بھیجا ہے اور یہ بھی شانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ ایک ہی وقت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے نُورانیت کا ظہور بھی ہوتا تھا، بشریت کا ظہور بھی ہوا کرتا تھا۔

۞سینۂ پاک کو چیرنا، دِلِ پاک کو نکالنا، پھر سینۂ پاک کو سُوئی سے سِلائی لگانا، یہ بشریت کا ظہور ہے اور ۞اس سارے معاملے میں خُون نہ بہنا، دَرْد کا اِحساس نہ ہونا، دِلِ پاک باہَر نکل جانے کے باوُجُود آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ہوش و حَوَاس بحال رہنا، یہ سب نُورانیّت کا ظہور ہے۔[1]

شمع دِل مشکوٰۃ تَن، سینہ زُجاجہ نُور کا
تیری صُورت کے لیے آیا ہے سُورہ نُور کا
مَیل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نُور کا
ہے گلے میں آج تک کَورا ہی کُرتا نُور کا
تُو ہے سایہ نُور کا، ہر عضو ٹکڑا نُور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا، ہے نہ سایہ نُور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نُور کا
تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا[2]

1...میلاد النبی (احمد سعید کاظمی)، صفحہ:35 مفصلاً۔
2...حدائقِ بخشش، صفحہ:242، 246 ملتقطاً۔

آبِ زَمْ زَمْ کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے قلبِ مطہر کو زَمْ زَمْ شریف سے غسل دیا گیا۔

یہاں بھی ایک سُوال پیدا ہوتا ہے: زَمْ زَمْ اس دُنیا کا پانی ہے، زمین سے نکلا ہے۔ جب ایسے معجزانہ انداز میں قلبِ پاک کو غسل دیا جا رہا تھا اور غسل دینے والے بھی حضرت جبرائیلِ امین علیہ السَّلام تھے تو جنّت سے پانی لے آتے، کوثَر و سلسبیل کا پانی لے آتے، اُن مقدَّس پانیوں سے غسل مبارَک دے لیا جاتا، ظاہِر ہے فرق ہے نا؛ ایک زمین سے نکلا ہوا پانی ہے، دوسرا جنّت میں بہنے والا پانی ہے، دونوں میں زیادہ فضیلت والا کونسا ہوا؟ جنّت کا پانی افضل ہوا نا؛ تو محبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے لیے تو ہمیشہ افضل چیز اِخْتیار کی جاتی ہے۔

جواب سنیے! عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: زَمْ زَمْ شریف سے غسل دینے میں 2 حکمتیں ہیں: (1): اس غسل کی برکت سے زَمْ زَمْ شریف تمام جہانوں کا وہ واحِد پانی ہو گیا، جسے قلبِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم سے مَس ہونے کی سَعَادت ملی ہے، باقی پانی؛ جن سے محبوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم وُضو فرماتے تھے، غسل فرماتے تھے، اُن سب کو جِسْمِ پاک سے مس ہونے کی سَعَادت ملی مگر زَمْ زَمْ شریف کو قلبِ مصطفےٰ کے اندرونی حصّے سے مَس ہو جانے کی سَعَادت مل گئی، لہٰذا اِس حیثیت سے زَمْ زَمْ شریف باقی تمام پانیوں سے افضل و اعلیٰ ہو گیا۔[1]

1...میلاد النبی (احمد سعید کاظمی)، صفحہ: 32و33 بتصرف۔

(2): دوسری حکمت؛ یہ ہم غُلاموں کے لیے ہے، **عُلَمائے کرام نے فرمایا:** جنّت سے پانی لایا جاتا، غسل دیا جاتا، باقی پانی واپس جنّت میں پہنچ جاتا، اس میں غُلاموں کا کیا بھلا تھا...؟ کچھ بھی نہیں۔ لہٰذا غسل مبارک زَمْ زَمْ شریف سے دیا گیا تاکہ قلبِ مقدّس کا غسالہ شریف (یعنی غسل کا بچا ہوا پانی) دُنیا میں رہے، قیامت تک آنے والے غُلام اس سے برکتیں لیتے رہیں۔[1]

سُبْحٰنَ الله! **روایت ہے:** مدینۂ شریف کے قریب ایک کُنواں تھا؛ جسے بِئْرِ بُضَاعَہ کہا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَ آلہٖ وَسلَّم اس کنویں پر تشریف لائے تھے، آپ نے اس میں کُلّی فرمائی، اُس کی بَرَکت یہ ہوئی کہ اس کا پانی ہر مرض کی شفا ہو گیا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کا مَعْمُول تھا، جب کوئی بیمار ہوتا تو اسے **بِئْرِ بُضَاعَہ** پر لاتے، اس پانی سے غسل دیتے، اسی کی بَرَکت سے شفا مل جاتی تھی۔[2]

اللّٰہُ اکبر! آپ غور کیجیے! جس پانی کے اندر وہ پانی مکس ہو گیا، جس نے ذہنِ مصطفےٰ کو چُھونے کی سَعَادت پائی تھی، وہ پانی شِفَا بخش ہو گیا تو سوچئے! زَمْ زَمْ شریف جس میں محبوبِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَ آلہٖ وَسلَّم کے قلبِ مقدّس کا غسالہ شریف شامِل ہو، اس پانی کی شان و عظمت کا عالَم کیا ہو گا...؟

زَمْ زَمْ شریف کے فضائل

حدیثِ پاک میں ہے:

1... سبل الہدیٰ، الباب الرابع عشر، ذکر احادیث فیہا شق صدرہ... الخ، جلد:2، صفحہ:69۔
2... الطبقات الکبریٰ، ذکر البثار التی شرب منہا رسول اللہ صلَّی اللّٰہُ علیہ وَ آلہٖ وَسلَّم، جلد:1، صفحہ:392۔

خَيْرُ مَاءٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ

ترجمہ: روئے زمین پر سب سے بہترین پانی آبِ زمزم ہے۔ [1]

ایک حدیثِ پاک میں فرمایا:

اَلنَّظْرُ فِيْ زَمْزَمَ عِبَادَةٌ وَهِيَ تَحُطُّ الْخَطَايَا

ترجمہ: چشمہ زمزم میں دیکھنا عِبادَت ہے اور یہ گُناہوں کو مٹاتا ہے۔ [2]

اللہُ اکبر! جس چشمے میں آپ کے قلبِ پاک کا غسالہ شریف شامِل ہو، اسے دیکھنا عبادت ہے، اس سے خطائیں مٹ جاتی ہیں تو سوچئے! اُن صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کی شانوں کا عالم کیا ہو گا، جنہوں نے ڈائریکٹ رُخِ مصطفٰے صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے دِیدار کی سعادتیں پائی ہیں۔

ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: زمزم جِس مُراد سے پِیا جائے اُسی کے لیے ہے۔ [3]

یہ زم زم اس لیے ہے جِس لیے اس کو پیے کوئی
اِسی زم زم میں جنَّت ہے، اِسی زم زم میں کوثر ہے [4]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

آئندہ جمعہ کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے ظاہِر شَرْحِ صَدْر کے

1... اخبارمکہ لفا کہی، باب ماجاء فی فضل زمزم و تفسیرہ، جلد:2، صفحہ:41، حدیث:1105۔
2... اخبارمکہ لفا کہی، باب ماجاء فی فضل زمزم و تفسیرہ، جلد:2، صفحہ:41، حدیث:1105۔
3... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الشرب من زمزم، صفحہ:497، حدیث:3062۔
4... ذوقِ نعت، صفحہ:254۔

حوالے سے کچھ باتیں عرض کر پایا ہوں، آپ دیکھیے! معجزۂ شَقِّ صَدر کے مُتَعَلِّق جو کچھ نکات علمائے کرام نے ذِکْر فرمائے ہیں، یہ اُن میں سے چند ایک میں نے عرض کیے ہیں، یہ چند ایک بھی ایسے ہیں کہ آدمی حیران رہ جائے کہ واہ...!! محبوب صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم کو کیسی بلند شانیں بخشی گئی ہیں۔ اگر تمام نِکات کا ذِکْر کیا جائے تو سوچیے! شان و عظمت کا بیان کہاں تک پہنچے گا۔

مزید یہ کہ اِرادہ تھا کہ آج ظاہِری شَرْحِ صَدر کے ساتھ ساتھ باطنی شَرْحِ صَدر کے متعلق بھی گفتگو ہو جاتی مگر

تیرے اَوصاف کا اِک باب بھی پُورا نہ ہوا

خیر!

کام ہے اُن کے ذِکْر سے، وہ یُوں ہوا کہ یُوں

اگلے جمعۃ المبارک کو اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! باطنی شَرْحِ صَدر، اس کے معانی اور مَفَاہیم اور اس ضمن میں پیارے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی شان و عظمت کا بیان سننے کی ہم سعادت حاصِل کریں گے۔ اللہ پاک ہمیں ذِکْرِ مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم سننے، سنانے کی لذّت، وارفتگی اور اس نیکی میں دوام عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: مُقدَّس نام والا بیج لگا کر بیتُ الخلا جانا مکروہ و بے ادبی ہے۔

وضاحت: ربیع الاوّل شریف کا مہینا ہے، عموماً عاشقانِ رسول نے نعلین شریف والے، خانہ کعبہ، گنبدِ خضراء کے نقش یا مختلف تحریروں والے بیج لگائے ہوتے ہیں، یاد رکھیے! ایسے بیج لگا کر بیتُ الخلاء میں جانا مکروہ و بے ادبی ہے۔[1] لہٰذا یاد کے ساتھ اس بات کا لحاظ کیا جائے، مُقدَّس ناموں والے، نعلینِ پاک، گنبدِ خضراء وغیرہ والے بیج لگانا بالکل جائز ہے مگر جب بھی بیت الخلاء میں جانا ہو تو اس طرح کے بیج کو اُتار کر کسی مُنَاسب جگہ رکھ لیجیے! اگر ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو جیب (*Pocket*) میں ڈال لیجیے! یا کوئی بھی ادب والی صُورت اختیار کر لیجیے! اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رُکا ہوا کام ہو جائے گا

لَا خِلَابَةَ

اگر روزانہ اول آخر درودِ پاک کے ساتھ 100 بار لَا خِلَابَةَ پڑھ لیا کریں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! رُکا ہوا کام ہو جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت، غیر مطبوعہ، فتاویٰ نمبر: Sar-7584۔